رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

REGD E.P. NO 861

جلد ۵ || ۲۸ احسان ۱۳۳۵ ہش ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ ۲۸ جون ۱۹۵۶ء || نمبر ۲۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

احباب جماعت کے نام

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مری میں آکر شروع میں میری طبیعت کچھ خراب رہی۔ پھر اچھی ہوگئی۔ اور قرآن شریف کے ترجمہ اور نوٹوں کا کام شروع کر دیا قریباً ایک ماہ تک طبیعت اچھی رہی۔ اور خدا کے فضل سے بہت سا کام ہوگیا۔ اس کے بعد کوئی ڈیڑھ ہفتہ ہوا ایک دن شدید دورہ ہوا۔ پھر اس کے بعد ایک دانت میں درد شروع ہوگئی جو نکلوانا پڑا۔ دورہ کے بعد پانچ سات دن ایسا ضعف رہا کہ قطعاً کسی قسم کا کام کرنے کے قابل نہیں رہا۔ مگر جوں جوں دانت کی تکلیف کم ہوتی گئی اور زخم مندمل ہوتا گیا۔ طبیعت پھر سکون پر آگئی۔ چنانچہ پانچ چھ دن کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر بڑے زور سے کام ہونے لگا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سورۂ اعراف کا ترجمہ ختم ہوگیا ہے سورۂ فاتحہ سے سورۂ انعام تک کا ترجمہ پہلے سے ہوا ہوا تھا۔ اب یہاں سورۂ انعام کے کچھ حصہ کا اور سورۂ مائدہ کے کچھ حصہ کا اور سورۂ اعراف کا ترجمہ ہوا ہے۔ سورہ انفال اور سورہ توبہ باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا اور صحت رہی تو ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ میں وہ بھی ہو جائے گا۔ سورۂ یونس سے سورۂ کہف تک کا ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے بعد بائیس سیپارے تک اور بھی کئی سورتوں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ پس سورۂ انفال اور سورہ توبہ کا ترجمہ ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے بائیس سیپاروں کا مکمل ترجمہ ہو جائے گا۔ آخری پارہ کا بھی چونکہ ترجمہ ہو چکا ہے۔ اسی کو ملا کر تئیس پاروں کا ترجمہ ہو جائے گا۔ سات پاروں کا اور ترجمہ ہونے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے قرآن مجید کا مکمل ترجمہ ہو جائے گا۔ بیچ میں انشاء اللہ جو تفسیر کے ٹکڑے رہ گئے ہیں ان کو بھی مکمل کرنے کا ارادہ ہے

گو بیماری میں بہت سا افاقہ نظر آتا ہے۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کمر پہ ہاتھ رکھ کر مجھے آگے کی طرف دھکا دے رہا ہے اسی طرح ذرا بات کرنے یا سوچنے پر دماغ بالکل تھک جاتا ہے اور بعض دفعہ تو کام کے بالکل ناقابل ہو جاتا ہوں۔

پس دوست دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سارے کام کے پورا کرنے کی توفیق دے اور پھر اس میں برکت ڈالے۔ تاکہ دنیا بھر کے لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچ کر لانے میں ممد ہو۔ اور قرآن کے نور کو دنیا میں پھیلا دے۔ باقی زبانوں کے ترجمہ میں کئی جگہ اردو کا ترجمہ انگریزی کے ترجمہ سے زیادہ مفید ہوگا۔ کیونکہ بعض ترجمہ کرنے والے اردو بھی جانتے ہیں۔ اور یہ ترجمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے زیادہ علمی اور واضح ہے۔ اور ایسی طرح کیا گیا ہے کہ تفسیر کی ضرورت بہت کم رہ جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے نوٹوں سے مشکل جگہوں کو حل کر دیا گیا ہے۔ اور اکثر جگہ پر ترجمہ ہی ترتیب قرآن پر دلالت کر دیتا ہے۔

ہاں ایک بات رہ گئی کہ سورۂ عصر کی تفسیر کی آخری جلد بھی یہیں ختم کی گئی ہے۔ اور اب وہ ربوہ میں چھپ رہی ہے۔ گویا مری میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دو کام ہوگئے۔ ایک سورۂ عصر کی تفسیر کی آخری جلد ختم ہوگئی اور ایک قرآن شریف کے چار پانچ پاروں کا ترجمہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو صرف اسی کی مدد سے یہ کام مکمل ہو سکتا ہے۔ ورنہ بیماری اور کمزوری کی حالت میں تو اس کام کا پورا کرنا ناممکن نظر آتا ہے۔

خاکسار:-

مرزا محمود احمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۲۱ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

"کل سے حضور اقدس کے مزید دو دانتوں میں شدید درد شروع ہوگیا ہے جس سے سر میں درد اور بخار کی سی کیفیت ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ ربوہ ۲۳ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ اعصابی تکلیف میں کچھ کمی ہے اور کمزوری میں بھی نسبتاً کمی ہے۔ البتہ ابھی تک انتڑیوں میں سوزش کا بقیہ چل رہا ہے۔ نیز لاہور سے اطلاع آئی ہے کہ حضرت میاں شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحت بدستور خراب چل آرہی ہے احباب ہر دو مبارک وجودوں کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

شذرات

زلزلہ افغانستان

قریب میں افغانستان کے عوام نے ایک احمدی داؤد جان صاحب کو قید خانہ سے نکال کر قتل کر دیا۔ محض اس وجہ سے کہ انہوں نے احمدیت کیوں قبول کر لی یعنی جس امر کی غیر معقولیت کو غیر مسلم اصحاب پنڈت نہرو مہاتما گاندھی۔ ایڈیٹر صاحب "ریاست" دہلی وغیرہ سمجھ گئے اسے افغانستان کے عوام اب تک بھی نہیں سمجھ سکے۔ حالانکہ مسلم سمجھ دار طبقہ نے اس فعل شنیع کی ہمیشہ مخالفت کی۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء میں ایڈیٹر صاحب "مدینہ" نے اس امر کو ناجائز قرار دیا اور ایک ایسے اجلاس میں مفتی کفایت اللہ صاحب کے قتل مرتد کے اسلام میں جواز کو پیش کرنے پر جناب مولانا ابوالکلام آزاد نے اسے رد کر دیا

اس پے در پے ظلم پر ہم ہمدردی رکھنے والے دوستوں کے شکر گذار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ اہالیان افغانستان کو بھی سمجھ دے کہ وہ ان مظالم سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ اس ظلم کا ہر وقت انتقام لے سکتا ہے۔ چنانچہ ہر ایسے موقعہ پر اس ملک میں شدید بلائیں نازل ہوئیں۔ چنانچہ اب بھی یہ خونِ بے گناہ خالی نہیں گیا۔ اور ۱۰ جون کو وہاں شدید زلزلہ آیا ہے۔ اور کابل ریڈیو کے اعلان کے مطابق اس کا مختصر حال مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) "کابل ریڈیو سے نشر ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اتوار (۱۰ جون) کے روز کابل کامیاں اور وردشیکاری میں جو زلزلہ آیا۔ اس میں ۶۰۰ افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان اور زخمیوں کی صحیح تعداد کا ابھی تک پتہ نہیں مل سکا۔ لیکن اندیشہ ہے کہ اصل نقصان اس سے بہت زیادہ ہے جتنا ابتدائی خبروں میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲) کابل ریڈیو کے اعلامیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زلزلہ کے متواتر سخت جھٹکوں کی وجہ سے ساری سطح زمین بالکل متغیر ہو چکی ہے۔ کئی چھوٹے دریاؤں نے اپنا رُخ تبدیل کر لیا ہے۔ کئی دریا کچھ عرصہ کے لئے غائب ہوگئے اور کئی دریاؤں کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ اسی نشریہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کابل کے مضافات اور نواحی علاقوں میں ہزاروں عمارتیں زمین بوس ہو چکی ہیں

(۳) ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کا نامہ نگار نئی دہلی سے خبر دیتا ہے کہ جمعرات (۱۴ جون) کو کابل سے پہونچنے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ پانچ روز کے زلزلہ

قربانی کی رقم عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کرانے والے دوست جلد اپنی قربانی کی رقم (۲۵ روپے فی قربانی) بھیج کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ بروقت انتظام کیا جا سکے (امیر جماعت احمدیہ۔ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے اما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

نے ملک میں وسیع پیمانے پر تباہی مچائی ہے اہلِ افغانستان نے ایسی بدترین زلزلہ آج تک نہیں دیکھا۔ زلزلہ کے ساتھ مسلسل گڑگڑاہٹ بھی پیدا ہوتی رہی جس کا سلسلہ آج بند ہوا ہے۔ کابل کی اطلاعات میں بتلایا گیا ہے کہ یوں تو ملک کا بیشتر حصہ زلزلہ سے متاثر ہوا۔ لیکن زلزلے کے شدید ترین جھٹکے شمالی افغانستان کے اس پہاڑی علاقہ میں آئے جو سوویٹ یونین کی سرحد سے ملحق ہے۔ اور جہاں زیادہ تر خانہ بدوش قبائل آباد ہیں مواصلات کے ذرائع کی عدم موجودگی کے باعث اس علاقہ کے ہلاک شدگان کی تعداد اور زلزلہ سے پیدا شدہ ہلاکت اور تباہی کا حال کئی ہفتوں تک معلوم نہ ہو سکے گا۔

زلزلہ کے ابتدائی شدید جھٹکے روم اور ویانا کی رصدگاہوں کے آلات زلزلہ پیما میں ریکارڈ کئے گئے۔ جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ اپنی شدت میں اس خوفناک زلزلہ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ جس نے ۱۹۰۸ء میں سسلی کے شہر میسینا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا تھا۔"

(پاکستان ٹائمز لاہور ۱۵ جون ۱۹۵۶ء)

(۲) "آل انڈیا ریڈیو نے اس قیامت صغریٰ کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ یہ زلزلہ ۱۹۳۵ء کے کوئٹہ کے تاریخی زلزلہ سے چوگنا زیادہ شدید تھا۔ اور اس کا سب سے زیادہ اثر کابل اور دریائے سنگباری کے نواحی علاقوں پر پڑا ہے زلزلہ کی شدت سے بہت سے دریاؤں نے اپنا رُخ بدل لیا ہے۔ کئی نالے ناپید ہو گئے ہیں۔ اور زمین میں زبردست دراڑیں پڑ جانے سے متعدد نئے ندی نالے نمودار ہو گئے ہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۵ جون ۱۹۵۶ء)

"کابل ریڈیو نے افغانستان کے حالیہ زلزلہ کے نتیجہ میں مزید دو ہزار افراد کے ہلاک اور زخمی ہونے کی اطلاع دی ہے۔ دریائے کنہار کی وادی میں جہاں زلزلے جھٹکوں کا زور سب سے زیادہ تھا ایک تمام کا تمام پہاڑ پھٹ کر زمین پر آگرا۔ اور وہ دیہی بستیاں جو پہاڑ کے دامن میں واقع تھیں گرتی ہوئی چٹانوں کے نیچے دب کر رہ گئیں۔

کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق پہاڑوں سے بڑی بڑی چٹانیں ٹوٹ کر دور جا پڑی ہیں۔ جس کی وجہ سے راستے تمام مسدود ہو گئے ہیں۔ اور مواصلات کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے ایک چٹان جو ۵۰۰ فٹ لمبی اور ۳۰۰ فٹ چوڑی تھی ہوا میں اُڑ کر دریا میں آگری۔ جس کی وجہ سے دریا کا راستہ بالکل مسدود ہو گیا۔ پانی کے پھیلنے کی وجہ سے اردگرد کے علاقہ میں بڑی تباہی آئی ہے۔ اس علاقہ سے ۱۴۰ افراد کے ہلاک ہونے اور ۱۹۰۰ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ایک اور وادی میں جو "شائی گان" کہلاتی ہے بہت زیادہ جانی نقصان ہوا ہے کابل ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اس وادی میں مرنے والوں کی تعداد ۱۶۰ اور زخمی ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار سے اوپر پہنچ گئی ہے۔ وادی کنہار میں زلزلے کے جھٹکے ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں۔"

کاش اب بھی اہالیانِ افغانستان کی دیدۂ عبرت وا ہوں اور ایسے مظالم سے آئندہ باز رہیں۔

ایک سے زیادہ شادیاں

چونکہ مسلمانوں کے پاس شریعت کے رنگ میں ورثہ وغیرہ کے سماجی قوانین موجود ہیں۔ اس لئے ہند پارلیمان نے کوڈ بل کے پاس کرتے وقت مسلمانوں کے لئے ان کو پاس نہیں کیا۔ اور مسلمان ان سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ حکومت ہند نے حکومت کے ملازمین پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتے۔ ایک سے زیادہ شادی کرنا سیکولر امر نہیں کہ حکومت اس پر پابندی عائد کرے۔ مسلمانوں کو چار تک شادیوں کی شرعاً اجازت ہے جسے اس حکم سرکاری کے ذریعہ ممنوع یا مفلوج کر دیا گیا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان ملازمین سرکاری کے لئے ضرورتِ حقہ پیدا ہو جائے۔ اور وہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنا چاہیں یا تو قید و بند کی تعزیر قبول کریں اور ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں یا ملازمت ترک کر کے کوئی اور ذریعہ معیشت اختیار کر کے شادی کریں۔ یا جھک مار کے اپنے تئیں آمادہ کر کے دین و دنیا کی لعنت خریدیں۔ اور بعد مشن یابی دوسری شادی کرنے کا پروگرام بنائیں۔ گویا اس اسلامی اجازت پر پابندی عائد کر دی گئی ہے غیر مسلم تو پہلے ہی بطور شاذ کے ایک سے زیادہ شادیاں کرتے ہیں۔ اس لئے اس حکم کی زد براہ راست مسلمانوں پر ہی پڑتی ہے

امید ہے حکومت اپنے اس حکم پر نظر ثانی کرے گی۔ اور وہ اس نقطۂ نظر سے اس حکم کو دیکھے گی۔ کہ جب وہ قانوناً ناجائز تعلقات پر پابندی نہیں لگاتی جو جائز طور پر وہ لگا سکتی ہے تو قانوناً جائز شادی پر وہ کیونکر پابندی عائد کر رہی ہے۔

صدر پنجاب پردیش کانگرس کا شکریہ بدر میں ایک مضمون کے متعلق

اس وقت علاقائی فارمولا کی وجہ سے پنجاب میں بہت بے چینی پائی جاتی ہے اور بالخصوص ہوشیارپور کی وجہ سے تشویشناک حالات رونما ہوئے۔ اس بارہ میں حکومت، کانگرس اور دیگر سیاسی پارٹیوں اور عوام کی خدمت میں گذشتہ پرچہ بدر میں ایک مخلصانہ مشورہ پیش کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق پنجاب پردیش کانگرس کمیٹی جالندھر شہر سے ذیل کا مکتوب موصول ہوا ہے:-

پیارے دوست

مجھے صدر گیانی گورمکھ سنگھ صاحب مسافر کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ آپ کے مکتوب مورخہ ۱۲/۶/۵۶ کی رسیدگی کی اطلاع دوں اور آپ کے ہفت روزہ بدر میں جو بہت معقول اور برموقت مضمون شائع ہوا ہے اس کا شکریہ ادا کروں۔ آپ کا مخلص روپ چند مستقل سیکرٹری

نمبر ۴۳۴۵ مورخہ ۲۲/۶/۵۶

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ جون کو مکرم مولوی برکات احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ امرتسر، ۲۲ جون کو مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ گورداسپور اور ۲۳ جون کو مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ و مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال بٹالہ گئے۔

۲۴ جون۔ کچھ عرصہ سے محترمہ بیگم صاحبہ مکرم مرزا وسیم احمد صاحب علیل ہیں۔ اور حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی طبیعت بھی اچھی نہیں [illegible] دکن میں حضرت عرفانی صاحب کئی ماہ سے علیل ہیں۔

لاہور میں حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کا ایک اپریشن ہوا ہے اور دوسرا ہونے والا ہے سیالکوٹ میں مکرم عزیز احمد صاحب سرطان کے اپریشن کے بعد سے کئی ماہ سے فرش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۶ جون۔ چوہدری منور علی صاحب درویش کے ہاں لڑکی اور مرزا بشیر احمد صاحب درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نومولودین کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

تبصرہ

نماز (انگریزی) مع عربی متن اور تصاویر کے کہ کس طرح قیام۔ رکوع۔ سجود کیا جاتا ہے ان تصاویر میں حضرات مفتی محمد صادق صاحب۔ مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؔ اور سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی تصاویر بھی ہیں۔ طبع بار ۱۱ صفحات ۵۴ کاغذ طباعت دیدہ زیب۔ مفروضہ نماز۔ نماز ہائے جمعہ۔ عیدین جنازہ اور استخارہ نیز خطبہ نکاح کے متعلق تفصیل درج ہے۔ نہایت مفید کتاب ہے

ملنے کا پتہ

انجمن ترقی اسلام سکندرآباد (دکن)

سردار ہربنس سنگھ صاحب سابق ذیلدار ڈسکہ کیلئے درخواست دعا

جناب سردار ہربنس سنگھ صاحب ساہی سابق ذیلدار ڈسکہ حال دسوہہ ضلع ہوشیارپور جو ایک معزز اور مخیر رئیس ہیں۔ اور جلسہ سالانہ قادیان پر تین دفعہ جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء امیر قافلہ اور دوسرے احمدی احباب کی قادیان میں رہائش و طعام وغیرہ کے اخراجات برداشت کرتے رہے ہیں۔ گذشتہ سال بھی انہوں نے خاص طور پر دسوہہ سے قادیان آ کر اور جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر قافلہ اور بہت سے دیگر احباب کو دعوت چائے دے کر جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے تعلقاتِ محبت اور خلوص کو تازہ کیا ہے۔ کچھ دنوں سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کا اپریشن ہو چکا ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

— ناظر دعوت و تبلیغ قادیان —

خطبہ جمعہ

خواہ ساری دنیا مخالفت کرے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں بہرحال قائم ہو کر رہیگی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ رجون ۱۹۵۶ء بمقام خیبر لاج مری

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پچھلے جمعہ میں

میں خطبہ کے لئے نہیں آسکا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ مجھ پر بیماری کا پھر حملہ ہؤا۔ اور یہ حملہ کسی ایسی شکل میں ہؤا جو مجھے معلوم نہیں۔ کیونکہ دیکھنے والے بتاتے نہیں کہ حملہ کس شکل میں ہؤا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے بتا دیا تو اس سے آپ کو گھبراہٹ ہوگی۔ حالانکہ نہ بتانے سے اور زیادہ گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ کہ نہ معلوم بیماری کس شکل میں ظاہر ہوئی تھی۔ بہرحال مجھ پر اس روز

بیماری کا شدید حملہ

ہؤا۔ اور اس کا محرک یہ ہؤا کہ تحریک جدید کے مشنوں کو جو خرچ جاتا ہے۔ اس کے متعلق مجھے بعض غلطیوں کا علم ہؤا اور میں نے وکیل المال کو ربوہ سے بلوایا۔ میں نے یورپ کے سفر میں غیر ممالک کی جماعتوں اور مختلف غیر ملکی دوستوں میں تحریک کر کے جن کا اپنا پاؤنڈ ہے اور جن کے روپیہ پر پاکستان کو کوئی حق نہیں ایک بڑی رقم جمع کر کے ان کو دی تھی۔ اور میں سمجھتا تھا کہ اس روپیہ سے دو سال تک مسجدیں بھی بن جائیں گی اور بیرونی ممالک کے مبلغین کا خرچ بھی نکل آئے گا۔ اس سال کا خرچ ہم گورنمنٹ سے لے چکے ہیں۔ پس میں سمجھتا تھا کہ اتنی بڑی رقم ہمارے پاس محفوظ ہے کہ اس میں سے

مبلغین کا خرچ

بھی نکل آئے گا۔ اور بیرونی ممالک میں مساجد بھی بن جائیں گی۔ مگر جب میں نے وکیل المال کو بلایا۔ تو مجھے معلوم ہؤا کہ بجائے کئی ہزار پونڈ موجود ہونے کے جو میں نے ان کو اکٹھے کر کے دیئے تھے۔ اب صرف پینتیس پونڈ ان کے پاس باقی ہیں۔ اور ۶۰۰ پونڈ ماہوار ہمارا بیرونی مشنوں کا خرچ ہے۔ اس کا مجھے ایسا صدمہ ہؤا کہ معاً میرے حافظہ پر اثر پڑ گیا۔ اور مجھے ہر چیز بھولنے لگ گئی۔ اور ابھی مجھے معلوم نہیں کہ بیماری نے کیا شکل اختیار کر لی تھی۔ کیونکہ گھر میں میں جس سے بھی پوچھتا ہوں وہ کہتا ہے آپ کو بتانا نہیں۔ کیونکہ اس سے آپ کی بیماری بڑھ جائے گی حالانکہ یہ بے وقوفی کی بات ہے۔ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ جب وہ مجھے بتائیں گے نہیں۔ تو اس سے مجھے اور گھبراہٹ ہوگی۔ کہ معلوم نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔ بہرحال اس وجہ سے مجھ پر بیماری کا صدمہ ہؤا اور وہ

حملہ اتنا شدید

تھا کہ پانچ دن تک میں کوئی کام نہیں کر سکا۔ پچھلے جمعہ کو اس کا حملہ ہؤا تھا۔ اور آج پھر جمعہ ہے۔ گویا سات دن گذر چکے ہیں۔ مگر چونکہ دو دن سے میں نے پھر ترجمہ قرآن کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس لئے پانچ دن ایسے گذرے ہیں کہ جن میں میں بالکل کام نہیں کر سکا اور بہت آہستہ آہستہ اس کا اثر دور ہؤا۔ اب بھی جب خیال آتا ہے۔ کہ ۳۵ پونڈ میں سارا سال کیسے گذرے گا ہمارا تو ماہوار خرچ ہی چھ سو پاؤنڈ ہے۔ تو دل کانپنے لگتا ہے اور طبیعت میں سخت اضطراب پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ محض تحریک جدید کے افسروں کی بے وقوفی تھی کہ وہ روپیہ خرچ کرتے چلے گئے۔ اور انہوں نے یہ نہ سوچا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ آج ہی وکیل المال کی چٹھی آئی ہے۔ کہ ہم نے یہ روپیہ ان ان مقامات پر خرچ کیا ہے۔ بتایئے ان میں کونسا خرچ ناجائز ہے۔ حالانکہ

اصل اعتراض یہ ہے

کہ تم نے اتنے دنوں میں اور آمد کیوں نہ پیدا کی۔ اور کیوں تمہیں یہ خیال نہ آیا کہ ہمیں آئندہ بھی اخراجات کی ضرورت ہوگی اور ہمیں اس کے لئے ابھی سے کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ یہ سیدھی بات ہے کہ جو خرچ ہونا ہے وہ تو بہرحال ہوگا۔ مگر یہ کونسی عقل ہے کہ انسان روپیہ خرچ کرتا چلا جائے اور یہ نہ سوچے کہ کل کو کیا بنے گا۔ اگر میں نے دس گیارہ ہزار پونڈ ان کو دیا تھا تو

اُن کو چاہیئے تھا

کہ وہ اس کا دسواں حصہ خرچ کرتے۔ اور اس خرچ کے معاً بعد اس سے دوگنا اور جمع کرنے کی کوشش کرتے۔ پھر دسواں حصہ خرچ کر لیتے اور دو حصے اور جمع کر لیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو جتنا روپیہ میں نے ان کو دیا تھا۔ اس سے سوایا روپیہ ان کے پاس موجود ہوتا۔ مگر انہوں نے میرا اتنا برا حال کر کے کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا۔ بلکہ شاید فالج کے حملہ کے بعد میں اتنا موت کے قریب کبھی نہیں پہنچا۔ جتنا اس دفعہ پہنچا تھا۔ اب آکر لکھ دیا ہے کہ فلاں ترکیب سے بھی کام ہو سکتا ہے اور فلاں ترکیب سے بھی پونڈ جمع ہو سکتا ہے۔ کوئی ان بے وقوفوں سے پوچھے کہ تم نے ان تدبیروں کو سال بھر کیوں استعمال نہ کیا۔ اور کیوں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے حالانکہ اسی ترکیب سے میں نے یہ رقم اکٹھی کی تھی۔ ہماری کئی جماعتیں خدا تعالےٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں موجود ہیں۔ اور وہ اپنے اندر بڑا اخلاص اور دین کا جوش رکھتی ہیں۔ انہوں نے سفر یورپ کے موقعہ پر بہت سے پونڈ بھجوا دیئے جن سے ہمارا کام چلتا چلا گیا۔ اور اس روپیہ پر پاکستان کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ چنانچہ

سٹیٹ بنک آف پاکستان

نے جب ہمیں کچھ روپیہ کی اجازت دی۔ تو ہم نے اس سے پوچھا کہ بیرونی ممالک میں بھی ہماری جماعتیں ہیں۔ اگر وہ ہماری

امداد کے لئے

کچھ روپیہ بھجوائیں۔ تو کیا اس پر تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ وہ آپ کو جتنا روپیہ بھجوانا چاہیں بھجوا سکتی ہیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ انہوں نے روپیہ بھجوایا۔ اور اس سے بیماری اور کھانے وغیرہ کے اخراجات پورے ہوئے۔ پھر وہاں میں نے ایک موٹر بھی خریدا۔ جب میں آنے لگا تو سوال پیدا ہؤا۔ کہ کہیں پاکستان گورنمنٹ اعتراض نہ کر دے۔ کہ ہم نے تو تمہیں اتنا روپیہ نہیں دیا تھا۔ تم نے یہ موٹر کہاں سے خرید لیا۔ اس پر ہمیں پتہ لگا کہ حکومت پاکستان اس روپیہ پر کوئی اعتراض نہیں کرتی۔ جو باہر کے ممالک سے حاصل کیا گیا ہو۔ چنانچہ ہم نے وہاں کے بنک کو لکھا کہ بتاؤ یہ باہر کا روپیہ ہے یا نہیں۔ اس نے ہمیں سارٹیفکیٹ دے دیا۔ کہ یہ روپیہ انہیں افریقہ سے آیا ہے۔ چنانچہ

جب ہم کراچی پہنچے

تو گورنمنٹ نے ہمیں فوراً اجازت دے دی۔ اور کہہ دیا کہ بے شک یہ موٹر لے جاؤ۔ کیونکہ یہ ہمارے روپیہ سے نہیں بلکہ بیرونی ممالک کے روپیہ سے خریدی گئی ہے۔ اسی طرح سٹیٹ بنک سے پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا باہر سے جو روپیہ آپ کو ملا ہے۔ وہ بے شک آپ بنک میں جمع کرا دیں اگر باہر کی جماعتیں آپ کو چندہ یا امداد کے طور پر کچھ روپیہ بھیجتی ہیں تو وہ آپ کا مال ہے۔ ہمارا اس پر کوئی حق نہیں۔ غرض اس طرح میں نے ان کو روپیہ اکٹھا کر کے دیا تھا۔ وہ بھی اگر چاہتے تو لیا کر سکتے تھے۔ مگر میں اس وقت جب چھ سو پونڈ ماہوار کے حساب سے سات ہزار دو سو پونڈ کی سال بھر کے لئے ضرورت تھی۔ انہوں نے آکر کہہ دیا۔ کہ ہمارے پاس اب صرف ۳۵ پونڈ باقی ہیں۔ اس کا مجھے ایسا صدمہ ہؤا کہ پھر مجھ پر بیماری کا شدید حملہ ہو گیا پھر انگریزی میں

ایک ضرب المثل ہے

کہ مصیبتیں ہمیشہ اکٹھی آتی ہیں۔ اکیلی نہیں آتیں۔ اس کے دوسرے ہی دن میرے ایک دانت میں شدید درد شروع ہو گیا۔ اور ایک عصبہ کے متعلق معلوم ہؤا کہ وہ گل گیا ہے۔ آخر راولپنڈی سے ڈاکٹر بلوائے گئے۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ہمارے آدمی ہر جگہ موجود ہیں۔ اسی طرح لاہور فون کیا گیا۔ اور وہاں سے

ڈاکٹر عبد الحق صاحب

آگئے اور وہ دانت نکال دیا گیا۔ اس کی درد بھی تین چار دن رہی۔ اور چونکہ میں پہلے ہی بیمار تھا۔ یہ تکلیف بھی لمبی ہو گئی ورنہ جلدی آرام آجاتا۔ اب ڈاکٹری لحاظ سے تو زخم اچھا ہو گیا ہے۔ مگر مجھے اب بھی کبھی کبھی ٹیس پڑتی ہے۔ مگر اس جگہ نہیں جہاں سے دانت نکلوایا گیا ہے۔ بلکہ اس سے اوپر کے تندرست دانت میں ٹیس محسوس ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ ریفرڈ پین (Referred Pain) ہے۔ یعنی درد تو اس عصبہ میں ہوتی ہے جو ماؤف تھا۔ مگر محسوس دوسری جگہ ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسی مصیبت آئی۔ کہ جس کی وجہ سے وہ سارا فائدہ جو اب تک حاصل ہؤا تھا۔ جاتا رہا اور پھر نئے سرے سے طبیعت کو بحال کرنا پڑا۔ بے شک

دانت کی تکلیف

ایک زائد تکلیف تھی۔ جو کسی کے اختیار میں نہیں تھی۔ مگر اس بیماری کا اصل محرک تحریک جدید کے افسروں کی نالائقی تھی وہ روپیہ خرچ کرتے چلے گئے۔ اور انہوں نے سمجھا کہ یہ فلسفہ بے ایمان ہے۔ مبلغ مریں یا جئیں اور مشن خواہ سارے کے سارے بند ہو جائیں ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی

حالانکہ وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ اگر ان کا بیٹا مر جائے یا ان کی بیوی مر جائے۔ تو انہیں اس کے مرنے کا اتنا صدمہ نہیں ہو سکتا جتنا یورپ کے ایک مشن کے بھی خطرہ میں پڑنے سے مجھے ہوتا ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ جب ہم یہ بات پیش کریں گے۔ تو وہ ہنستے ہنستے کہدیں گے۔ کہ جب روپیہ ہی نہیں رہا۔ تو اب سال بھر مشن بے شک بند رکھو مبلغ خود بخود کہیں سے قرض لے کر واپس آ جائیں گے۔ اور ہم بھی ہنس کر کہدیں گے۔ کہ ہم کیا کریں۔ غلطی ہو گئی ہے۔ روپیہ تو سب خرچ ہو گیا ہے

اصل بات یہ ہے

کہ ہمارے مشن اتنے پھیل چکے ہیں۔ کہ ان کی نگرانی بڑی مشکل ہے۔ جب تک پوری مضبوطی سے کام نہ کیا جائے۔ اس وقت تک۔ مشکلات دور نہیں ہو سکتیں۔ میں نے بعض افسروں کو نکال کر اپنے بیٹے کو اس کام پر مقرر کیا تھا۔ مگر میں نے جو اس سے امیدیں وابستہ کی ہوئی تھیں وہ مجھے پوری ہوتی نظر نہیں آئیں۔ میں نے سمجھا تھا کہ اس کے دل میں بھی وہی درد ہو گا۔ جو میرے دل میں ہے مگر کیفیت یہ ہے کہ میں جب بھی کوئی بات پوچھوں مجھے کہا جاتا ہے کہ ہم پتہ لے کر بتائیں گے۔ حالانکہ مجھے چھ چھ مہینے بلکہ سال بھر پہلے سب باتوں کا پتہ ہوتا ہے۔ اور گو میرا دماغ اب کمزور ہو گیا ہے مگر پھر بھی سب باتیں میرے دماغ میں موجود ہوتی ہیں۔ مگر ان سے پوچھو تو جواب یہ ملتا ہے کہ اب پتہ لیں گے۔ حالانکہ

دیانتداری یہ ہوتی ہے

کہ افسر کو ہر چیز کا پتہ ہو۔ اور اسے معلوم ہو کہ چھ مہینے یا سال کے بعد یہ حال ہوتا ہے۔ مثلاً افریقہ کے دوست ہیں۔ وہاں بڑی بھاری مخلص جماعت ہے۔ میرا یورپ کا سارا سفر انہیں کی امداد کی وجہ سے ہوا۔ پچھلی دفعہ بھی افریقہ اور عرب کے لوگوں نے مدد کی تھی۔ اور اب بھی زیادہ تر افریقہ کے دوستوں نے ہی مدد کی۔ پھر ایک اور دوست کے ذریعہ بھی بڑی بھاری رقم حاصل کی گئی۔ مگر انہوں نے ستمبر سے لے کر اب تک وہ ساری کی ساری رقم خرچ کر دی۔ اور اب صرف ۳۵ پونڈ باقی رہ گئے ہیں۔ حالانکہ جب میں لنڈن سے چلا تھا اس وقت چھتیس سو پونڈ موجود تھا۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی چار ہزار پونڈ مل چکا تھا۔

روپیہ کا حساب

دے دینا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ حساب ہر ایک دے سکتا ہے۔ اگر ایک ڈاکو سے پوچھو۔ تو وہ بھی بتا سکتا ہے کہ اس نے کہاں کہاں روپیہ خرچ کیا ہے۔ اب بھی میں نے پوچھا۔ تو انہوں نے کہدیا

کہ ہالینڈ کی مسجد پر اتنا خرچ ہوا ہے۔ حالانکہ سوال یہ ہے کہ کیا ہالینڈ میں آج مسجد بنی ہے۔ کیا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ مسجد بنے گی۔ تو روپیہ بھی خرچ ہو گا۔ یا تمہارا یہ خیال تھا کہ ہالینڈ کے انجنیئر اور راج اور معمار سب مفت کام کریں گے۔ یا تم یہ سمجھتے تھے کہ وہ لکڑی مفت دیں گے یا سیمنٹ کی ضرورت ہو گی۔ تو وہ کوئی قیمت وصول نہیں کریں گے۔ اگر تمہیں پتہ تھا کہ یہ اخراجات ہوں گے تو تم نے کیوں اسی وقت سے کام شروع نہ کر دیا۔ اور کیوں روپیہ کے جمع کرنے کی فکر نہ کی۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ روپیہ جمع کرنے کی فکر کرتے۔ وہ چپ کر کے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے بھی نہیں بتایا۔ کہ جو تم روپیہ جمع کر کے آئے تھے۔ اس کا بھی ہم نے بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ آخر

انسان جس کی بیعت کرتا ہے

اس کے متعلق اسے یہ بھی احساس ہوتا ہے۔ کہ میں کوئی ایسی بات نہ کروں جس سے اُسے تکلیف ہو۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ مجھے تشویش اور فکر سے بچاتے انہوں نے چاہا کہ اسے موت کے قریب کر کے جلدی قبر میں پھینک دو۔ تاکہ یہ مصیبت ہمارے سر سے ٹلے۔ اب تو یہ روز روز ہم سے پوچھتا ہے کہ تم نے دین کا فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ یہ مر جائے گا تو ہم آزاد ہو جائیں گے۔ اور پھر ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔ اب لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں ہمارا دل اس تصور سے دکھا جا رہا ہے۔ کہ کہیں آپ کے منہ سے ہمارے لئے بد دعا نہ نکل جائے مگر

سوال یہ ہے

کہ تمہارے لئے دعا کس طرح نکلے۔ کیا تم نے خدا کا گھر آباد کر دیا ہے۔ یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام تم نے بلند کر دیا ہے۔ اگر تم نے کوشش یہ کی ہے۔ کہ تمہاری اس غفلت کے نتیجہ میں بیرونی مشن بند ہو جائیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام یورپ میں نہ پھیلے۔ تو خدا کے گھر کو اجاڑنے والے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی بلندی میں روک ڈالنے والے کے لئے خواہ میں اپنے نفس کو کتنا بھی روکوں نکلے گی تو بد دعا ہی چاہے ایسی حالت میں بھی میں اپنے نفس کو روکوں اور یہی کہوں۔ کہ الٰہی یہ تیرے کمزور بندے ہیں۔ تو ان پر رحم فرما۔ مگر دل سے تو بد دعا ہی نکلے گی۔ کیونکہ جب نظر آتا ہے۔ کہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک سال کے اندر اندر ہمیں یورپ کے سارے مشنوں کو ختم کرنا پڑے گا۔ تو دعا کسی طرح نکل سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود غیر معمولی حالات پیدا کر دے۔ اور پھر باہر کی جماعتوں کو توفیق عطا فرما دے کہ

وہ اس غرض کے لئے ہمیں روپیہ بھجوا دیں۔

میں سمجھتا ہوں

کہ اس میں یہاں کی جماعتوں کا بھی قصور ہے جب مساجد کی تعمیر کے لئے میں نے چندہ کی تحریک کی۔ تو ہماری ساری کی ساری مجلس شوریٰ کھڑی ہو گئی۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ بڑی آسان ترکیب ہے۔ اس میں ہم ضرور حصہ لیں گے۔ اس وقت ہمارا اندازہ یہ تھا کہ اگر جماعتیں اس میں پوری طرح حصہ لیں۔ تو ایک ستر ہزار روپیہ لاکھ سالانہ اکٹھا ہو سکتا ہے۔ مگر رپورٹ آئی ہے کہ صرف سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آ رہا ہے۔ گویا اس طرح سال بھر میں بارہ سو روپیہ آتا ہے۔ اگر سال میں بارہ سو روپیہ آئے تو ایک مسجد بنانے کے لئے ہمیں قریباً پانچ سو سال کا عرصہ درکار ہو گا۔ اور اگر پانچ سو سال میں ہم نے ایک مسجد بنائی۔ تو دنیا میں اسلام کی تبلیغ کس طرح ہو گی حالانکہ دنیا اس وقت اسلام کی پیاسی ہے۔ اور وہ ہم سے مبلغین اور

لٹریچر کا مطالبہ

کر رہی ہے۔ کل ہی ایک ایسے ملک سے چٹھی آئی ہے۔ جہاں مسلمانوں کی بڑی بھاری تعداد ہے۔ وہاں ایک شخص نے قرآن کریم کا دیباچہ جو میرا لکھا ہوا ہے جرمنی میں پڑھا۔ اور پھر اس نے لکھا۔ کہ میں نے آپ کا دیباچہ پڑھا ہے۔ اور میں اس سے متاثر ہوا ہوں۔ اگر ہماری زبان میں آپ اسے شائع کر دیں۔ تو ہمارے ملک میں بیس لاکھ مسلمان ہیں۔ ان کے متعلق آپ سمجھ لیں کہ وہ فوراً آپ کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جو کام شروع ہیں۔ اگر وہی پورے نہ ہو رہے ہوں۔ تو ہم نئے کام کس طرح شروع کر سکتے ہیں۔ ورنہ دنیا میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی ممالک جن میں اس وقت عیسائیت کو غلبہ حاصل ہے۔ اگر ان میں تبلیغ کی جائے۔ اور لٹریچر پھیلایا جائے۔ تو وہ بہت جلد احمدی ہو جائیں گے۔ گو مسلمان علماء کے لئے یہ

بڑے افسوس کی بات ہو گی

چنانچہ ابھی کراچی سے چٹھی آئی ہے۔ کہ سپین نے جو تبلیغ اسلام کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس پر وہاں کے علماء نے لکھا ہے۔ کہ یہ بڑا نیک کام ہے۔ اور ہمیں تعریف کرنی چاہیئے کہ وہ احمدی مبلغ کو اپنے ملک سے نکال رہے ہیں۔ مگر ان باتوں سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اسلام نے دنیا میں پھیل کر رہنا ہے۔ چاہے مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی کو کھینچیں یا عیسائی محمد رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی کو کھینچیں یا ہندو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی کو کھینچیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔ اور وہ عرش تک پہنچ کر رہے گی۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ خواہ ساری عیسائی دنیا زور لگالے۔ ساری ہندو دنیا زور لگالے۔ ساری یہودی دنیا زور لگالے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرسی کو کھینچنے والا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا۔ وہ

آسمان کی بلندیوں کی طرف

اُڑتی چلی جائے گی۔ اور اگر زمین کے لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کرسی پر نہیں بیٹھنے دیں گے۔ تو آسمان سے خدا اترے گا۔ اور خود آپ کو اس کرسی پر بٹھائے گا۔ یہ خدائی تقدیر ہے۔ جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر ہے کہ

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

یہ آسمان کی قضاء ہے۔ اور اس نے ہو کر رہنا ہے نہ امریکہ کی طاقت ہے نہ اسرائیل کی طاقت ہے۔ نہ انگلستان کی طاقت ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کرسی سے اتار سکے سپین کی بھلا حیثیت ہی کیا ہے۔ پچھلے دس پندرہ سال میں وہاں تین حکومتیں بدل چکی ہیں۔ لیکن پھر بھی اگر

بعض حکومتیں

فرض شناسی سے کام نہیں لیں گی۔ اور ظلم کرنا شروع کر دیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ اس ظلم کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور خدا خود انہیں مجبور کرے گا کہ وہ اسلام کے راستہ سے روکیں دور کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغوں کو اگر عقل دے۔ تو اب بھی وہ ایسے سامان پیدا کر رہا ہے۔ جن سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ پچھلے دنوں ٹیونس کا ایک شہزادہ جو تخت کا وارث تھا مصر میں آیا اور احمدی ہو کر چلا گیا۔ مگر ہمارے مبلغوں نے یہ غلطی کی۔ کہ اس سے تعلق نہیں رکھا۔ اسی طرح

الجزائر کا ایک نمائندہ

پچھلے دنوں آیا۔ اور مجھے ملا۔ اور کہنے لگا کہ مولوی آپ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ میں نے تو خود احمدیت کا مطالعہ کیا ہے اور مجھے اس کی تعلیم بڑی اچھی نظر آتی ہے۔ میں نے کہا یہ ان سے پوچھو۔ کہ وہ کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ کہنے لگا میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ وہ ایسی اچھی باتوں کی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ اسی طرح

زیکوسلوکیا کا ایک نمائندہ

نیویارک میں ملا۔ اور کہنے لگا کہ میں احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا جلدی نہ کرو۔ پہلے مولویوں کی باتیں سن لو۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کی باتیں سن کر کہنے لگ جاؤ۔ کہ اب میں مرتد ہونا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے اسے اختلاف بتائے۔ اور کہا کہ ہم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات

کے قائل ہیں۔ اور وہ انہیں آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ ہم قرآن کی کسی آیت کو منسوخ نہیں سمجھتے۔ مگر وہ کئی آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں۔ مگر وہ جہاد کا یہی مفہوم سمجھتے ہیں کہ تلوار کے ساتھ غیر مسلموں کی گردنیں کاٹ دی جائیں وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں۔

ہمارے ملک کے لوگ

پہلے ہی ان باتوں کو مانتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تعلیم زیادہ ہے۔ اس لئے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ سمجھتا ہو۔ پھر ہمارے ملک پر ٹیٹو کی حکومت ہے۔ اگر ہم لوگوں کو یہ مسئلہ بتائیں گے۔ کہ غیر مسلموں کو قتل کرنا جائز ہے تو ٹیٹو پہلے ہماری گردنیں کاٹے گا۔ اور کہے گا۔ تمہیں تو جب تلوار ملے گی دیکھا جائے گا۔ پہلے میں تمہاری گردنیں اڑاتا ہوں۔ ہماری عقل ماری ہوئی ہے کہ ہم اس مسئلہ کو تسلیم کریں۔ باقی رہا قرآن میں منسوخی کا سوال سو یہ بات بالکل واضح ہے۔ اگر مان لیا جائے۔ کہ قرآن میں بعض منسوخ آیات ہیں۔ تو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ سارا قرآن ہی قابل اعتبار نہیں ہم ایسے بیوقوف نہیں۔ کہ ان باتوں کو مان لیں۔ آپ بے شک تسلی رکھیں مولویوں کا نہ ہم پر اثر ہو سکتا ہے۔ اور نہ میرے ملک کے دوسرے لوگوں پر، آپ بے شک لٹریچر بھیجیں ہمارے نوجوان ان مسائل کو خوش آمدید کہیں گے اور وہ خوش ہوں گے۔ آپ نے ان کو گمراہی سے بچا لیا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے

غیر ملکوں میں اسلام

کے پھیلنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور چند ممالک تو ایسے نظر آ رہے ہیں۔ کہ اگر ان میں صحیح طور پر تبلیغ کی جائے۔ تو وہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر بہت جلد اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ کہ

اسلام کی تعلیم

ان تک پہنچے اور وہ اسے قبول کریں۔ بے شک

سپین کی گورنمنٹ ہمارے مبلغ کو نکال دے اور مولوی اس پر خوشیاں منائیں۔ مگر

الٰہی تدبیر

کا وہ کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ادھر سپین کی گورنمنٹ نے ہمارے مبلغ کو نوٹس دیا اور ادھر مراکش کے مسلمانوں نے خط و کتابت شروع کر دی ہے۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ گویا اگر ایک ملک ٹانگ کھینچتا ہے۔ تو دوسرا کرسی بچھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ

اسلام کو پھیلنے

کے خود سامان کر رہا ہے۔ شروع میں بھی جب اسلام پھیلا تھا تو خدا نے ہی پھیلایا تھا۔ بندوں نے کہاں پھیلایا تھا۔ کارلائل جو

ایک بہت بڑا عیسائی مورخ

ہے۔ اس نے ایک کتاب Heroes and Hero worship لکھی ہے۔ اس میں وہ ایک جگہ لکھتا ہے۔ کہ عیسائی مورخ اپنی کتابوں میں بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ میں اس امر کا انکار نہیں کرتا۔ کہ اس وقت لڑائیاں ہوئی ہیں۔ مگر ایک بات ہے جو ہمیشہ میرے دل میں کھٹکتی ہے۔ اور جس کا کوئی جواب مجھے کسی عیسائی پادری کی طرف سے نہیں ملا۔ کہ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ تو وہ مجھے بتائیں کہ وہ آدمی جن کی تلواروں سے اسلام پھیلا۔ اور سارا عرب فتح ہوا۔ ان کو کس تلوار نے مسلمان بنایا تھا۔ پھر کہتا ہے جس نے بغیر تلوار کے ایسے بہادر فتح کر لئے جنہوں نے سارے عرب اور ایران اور استنبول کی حکومتوں تک کو اڑا دیا۔ جس نے بغیر تلوار کے ایسے بہادر پیدا کر دیئے۔ جنہوں نے ایران اور استنبول کو بھون ڈالا۔ اس کے لئے بزدلوں اور بھگوڑوں کو فتح کرنا کونسا مشکل کام تھا۔ کہ اسے تلوار کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اگر بغیر تلوار کے اس نے بہادروں کو فتح کر لیا تھا۔ تو بغیر تلوار کے کمزوروں کو فتح کرنا اس کے لئے کونسا مشکل کام تھا۔ بہرحال اسلام نے کمزوری کی حالت میں ترقی کی۔ اور وہ

ساری دنیا پر چھا گیا

مگر پھر اسلام پر ضعف کا زمانہ آگیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پوری ہوئی۔ کہ بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا یعنی اسلام شروع میں کمزوری کی حالت میں ہوا۔ جبکہ وہ بے زر تھا۔ اور کوئی اس کا گھر بار نہ تھا۔ اور آئندہ بھی ایک زمانہ میں وہ ایسا ہی کمزور اور بے حقیقت ہو جائے گا۔ جیسے ابتدا میں تھا۔ چنانچہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور مسلمان کمزور ہو گئے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی خبر دی تھی۔ کہ جب اسلام مسافر ہوگا اور دنیا میں اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا۔ اور پھر اسلام کو عروج اور غلبہ حاصل ہوگا۔ پس امریکہ کیا اور انگلستان کیا اور جرمنی کیا اور روس کیا۔ ان کی طاقت نہیں کہ خدا کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں۔ جب اسلام کی ترقی کا دور دورہ تھا۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں اسلام کمزور ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ واقعہ میں کمزور ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ بھی خبر دی کہ اس ضعف کے بعد پھر

اسلام غالب آئے گا

اور دنیا پر چھا جائے گا۔ تم غور کرو۔ اور سوچو کہ جس وقت اسلام دنیا پر غالب تھا۔ کیا اس وقت کسی کے ذہن میں بھی آ سکتا تھا۔ کہ اسلام کمزور ہو جائے گا۔ مگر جس خدا نے اتنی بڑی حکومت کو کمزور کر دیا جو اٹلانٹک سے شروع ہو کر چین کی سرحدوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ اور پھر حکومت برما میں بھی تھی۔ فلپائن میں بھی تھی۔ انڈونیشیا میں بھی تھی۔ جاپان میں بھی تھی۔ ایران میں بھی تھی عرب میں بھی تھی۔ الجزائر میں بھی تھی۔ مراکش میں تھی مگر پھر ایک ہوا چلی۔ اور یہ تمام حکومتیں بالکل کمزور اور بے حقیقت ہو کر رہ گئیں۔ اور وہ قومیں جو ان کے ماتحت ہوا کرتی تھیں وہی ان پر حکومت کرنے لگ گئیں

اسی خدا تعالیٰ نے یہ بھی کہا

کہ جب مسلمان بالکل کمزور ہو جائیں گے۔ اس وقت پھر مسلمانوں کو طاقت بخشی جائے گی۔ اور دنیا کے بادشاہ بنا دیئے جائیں گے۔ پس کس کی کیا طاقت ہے کہ وہ خدا کے آگے کھڑا ہو سکے پہلے بھی خدا نے ہی اسلام کو بڑھایا تھا۔ اور اب بھی خدا ہی اس کو بڑھائے گا۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ ہمیں بھی کچھ ثواب حاصل کرنے کا موقع دے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ

فضلِ آسمان است این بہر حالت خود پیدا

پس ہمیں صرف اس نقطہ نگاہ سے غور کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی اس قضا کے پورا کرنے میں ہمیں بھی کوئی حصہ ملتا ہے یا نہیں۔ اگر

ہماری جماعت کے دوست

عقل سے کام لیں تو دس ملک میرے ذہن میں ایسے ہیں کہ اگر قربانی کرنے والے نوجوان وہاں چلے جائیں۔ تو تھوڑے عرصہ میں ہی وہ لکھ پتی بن سکتے ہیں۔ بلکہ شاید اس صدی کے اندر اندر ان کی اولادیں بادشاہ ہو جائیں گی۔ اور بیٹھے کی عزت پائیں گی۔ ابھی شیخ بشیر احمد صاحب نے بتایا ہے۔

ہائیکورٹ کے ایک جج

یورپ گئے تھے۔ انہوں نے واپسی پر بتایا کہ سپین کے مبلغ کو دیکھ کر مجھے یوں معلوم ہوا کہ جیسے پرانے زمانہ مبلغین ہوا کرتے تھے۔ یہ جج احمدی نہیں بلکہ غیر احمدی ہیں۔ اور پھر پاکستانی علماء کے زیر اثر ہیں مگر ہائی کورٹ کا جج ہونے کی وجہ سے چونکہ ان میں صحیح فیصلہ کرنے کا ملکہ پیدا ہو چکا ہے اس لئے جب انہوں نے ہمارے سپین کے مبلغ کو کام کرتے دیکھا تو ان پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ اس مبلغ کو دیکھ کر

پرانے اسلامی مبلغین کا نظارہ

آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان اسی طرح بیرونی ممالک میں کام کرنا شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے نئے رستے کھل سکتے ہیں۔ اور نئی نئی ترقیوں کے سامان ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۵۶ء

مبلغین کا تبلیغی سفر۔ بیعتیں۔ پبلک جلسے۔ درس و تدریس اور کامیاب مناظرہ

(۲)

کلکتہ۔ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ اس ماہ جنوبی ہند کے دورہ پر رہے اور جنوبی ہند کے تمام جلسوں میں انہوں نے تقریریں کیں۔ اس دورہ میں ان پر عضلاتی دردوں کا شدید حملہ ہوا۔ حیدرآباد شموگہ وغیرہ کے بعض ڈاکٹروں کا علاج کیا۔ مگر افاقہ نہ ہوا۔ اور اسی طرح بیماری کی حالت میں ہی دورہ کرتے رہے اور تبلیغی سفر اختیار کیا مدراس میں جو مناظرہ طے ہوا تھا۔ اس میں سید سلطان محی الدین صاحب بھنی ایڈیٹر "امام" مدراس کے مقابلہ پر مولوی صاحب نے مناظرہ میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ اور اس دورہ کو ختم کرکے مورخہ ۲۴/۴/۵۶ کو مدراس سے کلکتہ کے لئے روانہ ہوگئے ریل کے سفر میں ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ ان کے اپنے تار خطوط اور بعض دوسرے دوستوں شلاً مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری۔ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور بعض مبلغین اڑیسہ کے خطوط سے ان کی شدید بیماری کی خبریں پہنچی ہیں۔ ابھی تک مولوی صاحب فراش ہیں۔ اور کئی قسم کے علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ از خود اٹھنا۔ بیٹھنا اور کپڑے پہننا بھی مشکل ہوگیا ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

اڑیسہ۔ سید مولوی صاحب مبلغ سونگھڑہ نے مقامی طور پر اور مضافات کا سلسلہ جاری رکھا۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھاتے اور درس دیتے رہے۔ خدام الاحمدیہ کا ایک وفد لے کر جس میں سید فضل عمر صاحب مبلغ اور مولوی سید بشیر السلام صاحب بی۔ اے پوری بھی شامل تھے اردگرد کے دیہات کا دورہ کیا اور ۴۲ میل پیدل سفر طے کیا۔ چالیس افراد کو تبلیغ کی اور کچھ لٹریچر تقسیم کیا مجالس خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ خدا کے فضل سے اچھا کام کر رہی ہے۔

سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ کٹک مقامی طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ شہر اور مختلف محلہ جات میں جاکر عوام اور سرکاری ملازمین کو تبلیغ کی۔ بعض تاجروں اور طلباء کو بھی تبلیغ کی۔ اور لٹریچر پڑھنے کو دیا۔ ایک معزز غیر احمدی دوست کی شادی کی تقریب میں شرکت کرکے قرآن کریم معہ ترجمہ سنایا۔ اور بعض سوالات کے جواب دیئے۔ مرکزی تحریکات کو کامیاب بنانے کے لئے دوستوں کو توجہ دلاتے رہے۔

مولوی سید صمصام الدین احمد صاحب مبلغ کیندرہ پاڑا اس ماہ کچھ عرصہ بیمار رہے اور مقامی جماعت کے بچوں کو تعلیم دیتے رہے۔ مقامی طلباء اور ملازمین سے ملاقاتیں کرکے تبلیغ کی کچھ لٹریچر تقسیم کیا

مولوی محسن خان صاحب مبلغ کیرنگ مقامی جماعت میں خطبہ الہامیہ اور تفسیر کبیر کا درس دیتے رہے۔ مضافاتی دیہات میں پندرہ میل پیدل دورہ کیا اور کچھ لٹریچر تقسیم کیا۔ خوردہ ہائی سکول کے طلباء کو تبلیغ کی اور انگریزی لٹریچر دیا۔ مرکزی تحریکات کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ نمازیں پڑھائیں اور جمعہ کے خطبات دیئے۔ آئندہ ماہ (مئی) منعقد ہونے والی کانفرنس کے مہمانوں کی خوراک کا انتظام کیا۔

سید فضل عمر صاحب مبلغ کوٹ پڑہ اس ماہ کچھ عرصہ رخصت پر اپنے وطن سونگھڑہ چلے گئے تھے اس خدام الاحمدیہ کے وفد کے ساتھ مضافات کا دورہ کیا۔ علاوہ اپنے حلقہ میں ۲۶ میل پیدل اور ۶۵ میل بذریعہ بس سفر کرکے تبلیغی دورہ کیا۔ گیارہ آدمیوں کو لٹریچر تقسیم کیا بعض معززین سے ملاقاتیں کرکے تبادلۂ خیالات کیا۔ اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔

بنگال۔ مولوی عبید الرحمٰن صاحب فانی مبلغ بھرت پور ضلع مرشدآباد مقامی جماعت میں درس قرآن دیتے رہے۔ اور جماعت کے بچوں کو قرآن پڑھاتے رہے۔ ایک یوم التبلیغ منایا۔ اور مقامی دوستوں نے بہرام پور، کاندی وغیرہ دیہات میں جاکر انفرادی تبلیغ کی اور بنگالی لٹریچر تقسیم کیا۔ مولوی صاحب نے اس ماہ زیر تبلیغ افراد میں ۸۰ لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک جلسہ میں شرکت کرکے لیکچر دیا۔ ایک ہائی سکول میں "فرائض طلباء" کے عنوان پر لیکچر دیا۔ اپنے حلقہ سے باہر ۴۴ میل سفر کرکے تبلیغی دورہ کیا بعض دیہات کی مسجدوں میں جاکر امام مہدی کے بارہ میں لوگوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ ایک درجن طلباء اور بعض تاجروں کو تبلیغ کی۔

بہار۔ بہار میں پہلے مولوی سمیع اللہ صاحب رانچی میں مبلغ تھے۔ اب ان کے بمبئی چلے جانے کے بعد بہار میں کوئی مبلغ نہیں رہا۔ جماعت بھاگلپور سے اور پراونشل امیر سے خط و کتابت ہو رہی ہے بھاگلپور میں مکان کا انتظام ہونے کے بعد کسی مبلغ کو بھجوا دیا جائے گا۔ سردست پٹنہ شہر میں سید نصیر الدین صاحب تقسیم لٹریچر کا کام کر رہے ہیں۔

یو۔ پی۔ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی و انچارج صوبہ یوپی اس ماہ کا اکثر حصہ دورہ پر جنوبی ہند میں رہے۔ اور جنوبی ہند کے مذکورہ بالا تمام جلسوں میں شرکت کرکے تقریریں کیں۔ مدراس کے مناظرہ میں مولوی محمد سلیم صاحب کے معاون رہے اور یہ درج کرنا بھول گیا ہے کہ مولوی شریف احمد صاحب امینی بھی مولوی محمد سلیم صاحب مناظر کے ساتھ معاون رہے۔ مولوی بشیر احمد صاحب نے اس ماہ ۲۹۱۶ میل کا تبلیغی سفر کیا۔ دہلی میں بعض افسران حکومت اور سرکاری ملازمین سے ملاقاتیں کرکے تبلیغ کی۔ اور بعض تاجروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ دورہ میں اور مقامی طور پر انہوں نے ۲۵۰ افراد سے تبلیغ کی غرض سے ملاقات کی۔ اور ۲۵۰۰ ٹریکٹ اردو، انگریزی اور ہندی زبان کے تقسیم کئے۔

اس ماہ کے آخر میں موگا۔ فیروزپور میں آریہ سماج موگا کی طرف سے نظارت ہذا کو دعوت دی گئی تھی۔ کہ کسی مبلغ ہمارے جلسہ میں شرکت کے لئے بھجوایا جائے۔ چنانچہ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل عربی و سنسکرت کو دہلی سے اسی غرض کے لئے قادیان بلوایا گیا۔ اور وہ قادیان تشریف لے آئے۔ یہاں سے ان کے ساتھ دو اور مبلغین کو موگا بھجوایا گیا۔ وہاں مولوی صاحب مسئلہ تناسخ کے متعلق تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ اور منتظمین جلسہ نے خواہش کی کہ مولوی صاحب آئندہ بھی ان کے جلسوں میں شریک ہوا کریں۔

مولوی خورشید احمد صاحب مبلغ شاہجہانپور نے مقامی طور پر ۵۵ عدد لٹریچر تقسیم کیا۔ محمداپور، اٹاوہ، بیداپور وغیرہ کا دورہ کیا۔ ایک دورہ شاہ آباد کا کیا۔ جہاں بعض مسلمانوں اور پنجابی سکھوں اور ہندوؤں کو تبلیغ کی۔ شاہجہانپور کے بعض سرکاری ملازمین اور تاجروں سے بھی مذہبی گفتگو کی۔ اور بعض خاص لوگوں سے ملاقاتیں کرکے تبلیغ کی۔ کٹیا میں رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھاتے رہے اور قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ مرکزی تحریکات پر عملدرآمد کے لئے جماعتوں کو توجہ دلائی۔ اور جائداد شاہجہانپور کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

مولوی منظور احمد صاحب مبلغ سکرا نے مقامی طور پر دو درجن افراد میں لٹریچر تقسیم کیا اپنے حلقہ کی جماعتوں کھیریا اور سودہا وغیرہ کا دورہ کرکے مالی قربانیوں۔ اسلامی امور اور تبلیغ کے کام میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ مقامی عملہ پولیس۔ تاجروں اور طلباء سے ملاقاتیں کرکے لٹریچر دیا۔ سکرا میں قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ خدام الاحمدیہ کو وقار عمل کی تحریک کرکے ایک ہفتہ تک وقار عمل کروایا۔ مقامی مسجد احمدیہ کی تیاری کے لئے کوشش کی۔ مسجد اب تکمیل کے قریب ہے۔

مولوی غلام نبی صاحب مبلغ انبیٹھ یوپی نے زیر تبلیغ افراد کو تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ مورخہ ۲۹ر اپریل کو یوم التبلیغ منایا اور لٹریچر تقسیم کیا دو درجن افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ مظفر نگر کچہری میں جاکر دو درجن ٹریکٹ تقسیم کئے۔ چند دن کی فراہمی کے لئے کوشش کرتے رہے۔

نوٹ ضروری | جموں۔ مالیر کوٹلہ اور ریاست کشمیر کے مبلغین کی رپورٹیں آئی تھیں مگر ۵/۶ جون کی درمیانی شب کو جبکہ معاون صاحب نظارت ہذا رپورٹیں مرتب کر رہے تھے۔ بادو باران کا شدید طوفان آیا اور وہ رپورٹیں طوفان میں ضائع ہوگئیں اس لئے افسوس کہ ان رپورٹوں کا خلاصہ درج کرنا ناممکن ہے۔

رپورٹ دفتر نظارت تبلیغ | اس ماہ خدا کے فضل سے نظارت ہذا نے مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ لٹریچر شائع کیا۔

۱۔ آسمانی تحفہ گورمکھی — آٹھ ہزار
۲۔ " " ہندی — پانچ ہزار
۳۔ تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں — چار ہزار
۴۔ وہی ہاما کرشن ہندی — ۱۶ ہزار

اس ماہ نظارت ہذا میں آمد و روانگی ڈاک کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ آمد ڈاک از بیرونجات — ۲۱۱ چٹھیات
۲۔ " " " لوکل — ۱۳۲ "
۳۔ روانگی ڈاک بیرونجات — ۹۱۲ "
۴۔ " " لوکل — ۳۰۵ "

نظارت ہذا کے عملہ کی کمی کے باوجود خدا کے فضل سے کام اچھے پیمانہ پر ہو رہا ہے اور ہمیشہ یہ کوشش کی جاتی ہے کہ لوکل و بیرونجات سے موصول ہونے والی چٹھیات کا جواب ایک دن کے اندر دیا جائے۔ اسی طرح رپورٹہائے تبلیغی۔ جلسوں کی رپورٹیں۔ یوم التبلیغ کی رپورٹیں بغیر تاخیر کے شائع ہو رہی ہیں۔ الحمد للہ احباب دعا فرمائیں کہ نظارت ہذا کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہو۔ اور ہمارے مبلغین کی تبلیغی کوششیں بارآور ہوں۔

نظارت ہذا کے زیر اہتمام مورخہ ۲۲/۴/۵۶ کو قادیان میں یوم پیشوایانِ مذاہب منایا گیا تھا۔ جس کی رپورٹ بدر میں شائع ہوچکی ہے۔

ترسیل لٹریچر | اس ماہ نظارت ہذا نے مبلغین جماعتوں اور احباب جماعت اور بعض غیر مسلم احباب کی خدمت میں ۹۹۵۵ کی تعداد میں لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان ناچیز کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلان منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۵۲ مورخہ ۶/۵/۵۶ ۲۰ میں منسوخ کردی ہیں۔ اب مطابق فیصلہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان سے کسی قسم کا چندہ نہیں لیا جائیگا جب تک کہ توبہ نہ کریں۔ (۱) ضمیر الدین صاحب ولد داد خان صاحب بنگال ۵۶۰۵ (۲) عبد الرحمٰن خان صاحب ولد تاج خان صاحب کیرنگ

منظوری انتخابات عہدیداران جماعت ہائے ہند تا ۳۰ ۴/۵۹

۱۔ جماعت احمدیہ جمشید پور بہار

۱۔ عبدالحمید صاحب۔ امیر جماعت
۲۔ عبدالقیوم صاحب۔ سیکرٹری مال
۳۔ محمد سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ
۴۔ سید حمید الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
۵۔ سید معصام الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ
۶۔ عبدالقیوم صاحب۔ سیکرٹری وصایا
۷۔ سید عبدالمجید صاحب۔ محاسب۔

1- order Deptt. TISCO
Jamshedpur Bihar J.S.R
2- 25/82. Road 2 Farm
Area. P.O. Kadhna J.S.R
Bihar
3- 14/13, Crass Road 13,
Sidhgora P.O. Agrico
via Tatangar Bihar
4- 14/4, Crass Road 4,
Sidhgora via Tatangar
5- Safty Deptt. Tisco, J.S.R
Behar
6- 25/82. Road 2,
Farm Area P.O. Kadhna
J.S.R. Behar
7- order Deptt TISCO
Jamshedpur Bihar
J.S.R,

بقایا دار عہدیداران کی منظوری چھ ماہ کے لئے ہے۔

۲۔ بیگوسرائے مشمول عینہ بہار

۱۔ مولوی نصیر الدین صاحب وکیل۔ سیکرٹری جملہ صیغہ جات
بیگوسرائے ضلع مونگیر۔ بہار
بوجہ بقایادار مشروط منظوری چھ ماہ

۳۔ سرینگر کشمیر

۱۔ غلام محمد صاحب بخشی۔ صدر۔ ہمالیہ فرسٹور۔ پولوگراؤنڈ ڈپو۔ سرینگر کشمیر۔
۲۔ بابو تاج الدین صاحب اوورسیر۔ سیکرٹری مال۔ اوورسیر ۵.۴۷.۵ معرفت اصلاح بلڈنگ بازار اکیمہ سرینگر۔
۳۔ غلام محمد صاحب بخشی۔ صدر ہمالیہ فرسٹور۔ پولوگراؤنڈ ڈپو۔ سرینگر
۴۔ بابو غلام رسول صاحب۔ نائب صدر۔ معرفت صدر ہمالیہ فرسٹور پولوگراؤنڈ ڈپو۔ سرینگر۔

۴۔ کانپور۔ یو۔ پی

۱۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب صدر۔ لیدر مرچنٹ نیوروڈ کانپور
۲۔ حاجی محمد احمد صاحب سولیجہ۔ سیکرٹری مال۔ معرفت لیدر مرچنٹ۔ نیوروڈ کانپور
۳۔ محمد حمید صاحب سیکرٹری امور عامہ۔ " "
۴۔ محمد سعید صاحب " تعلیم و تربیت و دعوۃ و تبلیغ معرفت لیدر مرچنٹ نیوروڈ کانپور۔

۵۔ جماعت احمدیہ بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ

۱۔ سید محمد ذکریا صاحب۔ صدر
۲۔ شیخ کفایت اللہ صاحب۔ نائب صدر
۳۔ غلام محمود صاحب بی۔ اے سیکرٹری امور عامہ
۴۔ محمد علی شاہ صاحب۔ سیکرٹری مال
۵۔ مولوی ہارون رشید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
۶۔ محمد حسن صاحب۔ سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ
محمد شمس الدین صاحب۔ سیکرٹری ضیافت
۸۔ محمد حسن صاحب۔ محصل
پتہ۔ سید محمد ذکریا صاحب صدر۔ ٹیچر این۔ سی ہائی سکول بھدرک ضلع بالاسور اڑیسہ
بقایا دار عہدیداران کی منظوری چھ ماہ کے لئے مشروط دی جاتی ہے۔

۶۔ آرہ۔ بہار

۱۔ ملک بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ سیکرٹری برائے جملہ صیغہ جات
Ex. Manager Coop Bank
C/O Arah Via Nawada,
Distt Gaya Behar

۷۔ منار گھاٹ

۱۔ ایم۔ کے محمد صاحب۔ پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم کلاتھ مرچنٹ منارگھاٹ۔ ایس مالابار (انڈیا)
۲۔ ایم۔ کے حیدر ماسٹر صاحب۔ سیکرٹری مال و تبلیغ معرفت پتہ نمبر ۱ صدر جماعت

۸۔ پیرا

۱۔ پی ایم پوکو صاحب پریذیڈنٹ و سیکرٹری تبلیغ
۲۔ ڈی۔ ایم۔ پیران صاحب سیکرٹری مال و تعلیم
پتہ۔ انجمن احمدیہ پیرا (سالنہ ۴) ڈاک خانہ ویگنا پور۔ براستہ پالاکھارا ٹی۔ سی۔ ایس (ساؤتھ انڈیا)

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرماوے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ بقایادار عہدیداران اپنے بقایا جات چھ ماہ کے اندر ادا کر دیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھانے کا موجب ہے

بجٹ کو پورا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال کو ان کے ذمہ گذشتہ سال کی وصولی اور بقایا کی پوزیشن اور موجودہ سال ۱۹۵۶-۵۷ء کے منظور شدہ بجٹ کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے بذریعہ سرکولر لیٹر توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے ذمہ بقایا کی فوری ادائیگی کا انتظام فرما دیں۔ اور آئندہ اپنے چندوں میں باقاعدگی اختیار کرتے ہوئے اپنے ذمہ بجٹ کو پورا کرنے کی سعی فرما دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر فرد کو اپنے اپنے بجٹ کی مقررہ رقم کو بہرحال پورا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے تنبیہ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں اور نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو ...... خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اور جس قدر رقم رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

حضرت اقدس امیر المومنین کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور مالی قربانیوں میں اپنا قدم آگے رکھ کر اس بات کا عملی طور پر ثبوت دے۔ کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے۔ جملہ سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ ہر بقایا دار کو مؤثر رنگ میں اس کے فرض کی طرف توجہ دلا کر کوشش کریں کہ جلد از جلد بقایا کی سو فیصدی وصولی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مندرجہ ذیل جماعتیں توجہ کریں!

ذیل کی جماعتوں کے انتخابات کی اطلاع تا حال مرکز میں نہیں آئی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا بذریعہ اعلان ہذا انہیں تاکید کی جاتی ہے کہ جلد انتخابات مکمل کر کے مرکز سے منظوری لیں

بریلی۔ شاہجہانپور۔ اٹاوہ۔ انجولی۔ بنارس چھاؤنی۔ ملی پور کھیڑہ۔ کشن گڑھ۔ جھانسی۔ بھدوہی۔ ننگلہ گھنو۔ بھنڈی۔ مظفرپور۔ پٹنہ۔ بھاگلپور۔ مونگھیر۔ بک مسکن۔ برد پورہ۔ رہومنڈار۔ برکھوٹی۔ دارجلنگ۔ چاندی۔ بنکال۔ پوری۔ ڈھینکانال۔ سمبل پور۔ سرونیا گاؤں۔ ارکہ پٹنہ۔ جبار۔ سونگھڑہ۔ لسنہ۔ چودوار۔ چاگرماہ۔ نرگاؤں۔ امبرگٹی۔ سکندرآباد۔ یادگیر۔ دیودرگ۔ رائچور۔ شوراپور۔ مدراس۔ شموگہ۔ کینانور۔ کوڈالی۔ کوٹار۔ کرنول۔ کرولائی۔ ہیچ مرگ۔ شوپیاں۔ ماندوجی۔ ہاری پاری گام۔ باندی پورہ۔ لدرون۔ موسان۔ سلواہ۔ جموں۔ چارکوٹ۔ بڈھانون۔ سج بیہاڑہ۔ یاتھا پریم۔ دورموے۔ ظہیرآباد۔ بارہ مولا۔ کرل۔ چمبہ۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

مدراس میں ایک نیا دار التبلیغ

الحمد للہ کہ توسیع تبلیغ کے سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مدراس شہر میں ایک نئے دار التبلیغ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل جو پہلے دار التبلیغ بمبئی کے انچارج تھے کو تبدیل کر کے مدراس بھجوا دیا گیا ہے وہ ۷ جون کو بمبئی سے چل کر ۹ جون کو مدراس پہنچ گئے ہیں۔ اور بحیثیت انچارج دار التبلیغ انہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو تبلیغ میں اعلیٰ کامیابی بخشے۔ اور یہ دار التبلیغ سارے علاقہ مدراس کے لئے ہدایت کا موجب ہو۔

مولوی صاحب کا مدراس میں یہ پتہ ہوگا۔ معرفت محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس ۱۴

نوٹ:۔ دار التبلیغ بمبئی کا انچارج مولوی سمیع اللہ صاحب سابق مبلغ بہار کو مقرر کیا گیا ہے

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ضرورت رشتہ مشرقی افریقہ میں ایک معزز عہدہ پر فائز احمدی کو عقد ثانی کی ضرورت ہے۔ پہلی بیوی جو زندہ ہے سے پانچ لڑکیاں ہیں۔ بڑی کی عمر ۱۲ سال اور چھوٹی کی عمر ۲½ سال ہے۔ بڑی تین لڑکیاں پاکستان میں زیر تعلیم ہیں۔ عمر ۳۸ سال اور صحت بہت اچھی ہے۔ لڑکی تعلیم یافتہ۔ خوش شکل اور صوم ہونے کے علاوہ دین سے اچھی واقفیت رکھنے والی ہو تا خدمت دین بھی کر سکے۔

ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ قادیان

سرکاری اطلاع

(از محکمہ تعلقات عامہ پنجاب)

حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل صورتوں میں مصیبت زدہ آئی۔ این۔ اے کے سابقہ کرمچاریوں کو مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے:-

(الف) آئی۔ این۔ اے کے وہ سابقہ کرمچاری جو کہ آئی۔ این۔ اے تحریک میں اپاہج یا ناکارہ ہو گئے تھے۔ اور وہ جو کہ آئی۔ این۔ اے میں بھرتی ہوئے تھے اور اب عمر کی زیادتی، ناطاقتی یا دیگر کسی معذوریت کی بنا پر اپنی روزی کمانے کے قابل نہیں ہیں۔

(ب) وہ جن کو آئی۔ این۔ اے تحریک میں سرگرم حصہ لینے کے لئے نقصان پہنچا اور اُن کا کاروبار چھوٹ گیا اور اب وہ مصیبت میں ہیں نیز وہ جنہوں نے اپنی ساری جائیداد آئی۔ این۔ اے تحریک میں لگا دی تھی اور اب محتاج ہیں۔

(ج) آئی۔ این۔ اے کے وہ سابق کرمچاری جو ہندوستان واپس آنے کے بعد ملک کے سیاسی کاموں میں لگ گئے اور تب سے ہی وہ یہ کام کرتے آرہے ہیں۔ اور اب مصیبت میں ہیں اور

(د) اُن سابقہ آئی۔ این۔ اے کرمچاریوں کی محتاج بیوائیں، بچے اور مائیں جو کہ آئی۔ این۔ اے تحریک میں کام کرتے ہوئے غیر ممالک میں مارے گئے۔

مندرجہ بالا چار زمروں کے تحت آنے والے سابقہ آئی۔ این۔ اے کرمچاریوں سے درخواستیں لینے کی آخری تاریخ ۵ ارجولائی ۱۹۵۶ء ہے

تمام نئی درخواستیں چیف سیکرٹری ٹو گورنمنٹ پنجاب (ڈیفنس اینڈ جنرل برانچ) شملہ کو آنی چاہئیں۔

(۲)

چنڈیگڑھ ۱۴ ارجون۔ سردار پرتاپ سنگھ کیروں وزیر اعلیٰ پنجاب نے ۱۲ جون کو روپڑ تحصیل میں چمکور صاحب کے نزدیک کھیڑی صلابت پور میں کسانوں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو نئے پنجاب کی تعمیر کے کام میں خود امدادی اور خود اعتمادی کے اصول اپنانے کی تلقین کی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ دیہات میں رہنے والے لوگوں کو اپنے حقوق اور فرائض کا پورا پورا احساس ہے۔ آپ نے ہریجنوں اور دیگر پسماندہ جماعتوں کو یقین دلایا کہ حکومت کسی بھی حالت میں اُن پر سماجی یا اقتصادی زیادتی نہیں ہونے دے گی۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ ارمئی ۱۹۵۶ء بعد نماز ظہر مکرمی مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ انچارج علاقہ بمبئی نے عبداللطیف چیگوڈی احمدی ساکن سندگرہ کا نکاح عزیزہ مریم بی صاحبہ زیر پرورش عبدالغنی صاحب احمدی بیلگام کے ساتھ بعوض اڑھائی صد ۲۵۰ روپیہ حق مہر بمقام گھڑسباز ارمبیلگام پڑھا احباب جماعت دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت ہو۔ آمین

مبارک علی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہبلی

ضرورت

نظارت ہذا میں نائب ناظر کی آسامی کے لئے ایک گریجوایٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا سکیل ۲۰۰-۱۰-۱۴۰ ہوگا۔ مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ قادیان کی مبارک بستی میں رہائش کے خواہشمند اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے دوست مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

نوٹ:- رہائش کے لئے مکان کا صدر انجمن کی طرف سے انتظام کر دیا جائے گا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہرجا پریمی اوشدھالیہ قادیان کے چار انمول تحفے

شباکن ملیریا کی بے نظیر دوائی جس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے اس کے استعمال سے بخار دُور ہو جاتا ہے۔ تلی اور جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے قیمت ۱۰۰ گولی ۲/- روپے۔

شفائی یہ پرانے بخار کی بے نظیر دوا ہے۔ جو ملیریا کسی طرح نہیں اُترتا شباکن کے ساتھ اس کے استعمال سے خدا کے فضل سے مکمل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۵۰ گولی ۲/- روپے۔

تحسین منجن دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن قیمت فی شیشی ۶/

مہامرت یہ اسم با مسمّی امرت ہے۔ اور زندہ جادو کا اثر رکھتا ہے۔ مثلاً کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ پیٹ درد۔ ہیضہ ہو۔ بچھو یا سانپ کاٹے ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے تاکہ ہر بیماری کا بروقت علاج ہو سکے۔ اور ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہ پڑے۔ قیمت نمونہ شیشی ۸/ درمیانی شیشی ۱۴/ اور بڑی شیشی ۱۲/

مینیجر ہرجا پریمی اوشدھالیہ، قادیان ضلع گورداسپور

محکمہ ڈاک کی طرف سے اعلان

(۱) بعض لوگ پوسٹ کارڈ کے دائیں طرف کے پتہ لکھنے کے حصہ پہ ایڈریس۔ الفاظ جسٹرڈ وغیرہ متعلقہ ڈاک کے سوا عبارت لکھ دیتے ہیں ایسے خطوط حسب قاعدہ ڈاک بیرنگ کر دیئے جایا کریں گے۔

(۲) برطانوی پوسٹل آرڈرز جو برطانیہ سے ہندوستان میں موصول ہوئے ہوں ان کو ڈاک میں ہندوستان سے باہر ترسیل کرنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح کرنسی اور کرنسی نوٹوں کی۔ اس کی تعزیر دو سال قید یا جرمانہ ہے اور ایسے پوسٹل آرڈرز ضبط کر لیے جاتے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ جو ایک لمبے عرصہ سے ذیابیطس کے مریض ہیں اور گذشتہ قریباً چار ماہ سے انہیں بواسیر کی درد کا عارضہ لاحق تھا۔ اب ان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ ان کے سینے کی متورم جگہ کا جو ایکسرے لیا گیا ہے۔ اس کی رپورٹ سخت تشویشناک ہے جس سے خود مولوی صاحب اور ان کے اہل و عیال گھبرائے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سلسلہ کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا فرمائے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان۔